فقہ القرآن

کافروں سے تعلقات کی نوعیت

یا ایها الذین آمنوا لا تتخذوا آبائکم واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان ومن یتولهم منکم فاولئك هم الظالمون ﴿التوبه آیت ۲۳﴾

اے ایمان والو اپنے والدین اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں سے جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں۔

درج بالا آیتِ طیبہ کی روشنی میں کفار سے تعلقات کی نوعیت کے حوالہ سے حسبِ ذیل نکات سامنے آتے ہیں۔

۱۔ کافروں سے دوستی (موالات)، مذہبی معاملات میں ان کی مدد کرنا، ان سے مدد لینا، ان کو اپنا راز دار بنانا اور اپنے امور ان کے سپرد کرنا حرام ہے۔ ان سے بیزاری کرنا ان کی عزت و تکریم نہ کرنا واجب ہے۔ کافر اگرچہ نسبی قرابت دار مثلاً باپ، دادا، اولاد، بھائی، چچا، ماموں، سسر کیوں نہ ہو حربی کافر سے معاشرتی مقاطعہ (سوشل بائکاٹ) لازمی ہے۔ کافروں سے دوستی رکھنا اور ان کی تعظیم و تکریم منافقین کا وتیرہ ہے۔ مسلمان کو اس سے اجتناب لازم ہے۔

۲۔ وہ کافر جو لاعلمی کی وجہ سے کفر پر قائم ہے اس کے ایمان لانے کی توقع ہو تو اس سے حسنِ سلوک جائز ہے مقاطعہ صرف اس کافر سے ہے جو اپنے کفر پر اصرار کرتا ہے۔

معروف طریقہ سے کافروں سے میل جول جائز ہے تاکہ وہ اسلامی اخلاق سے متاثر ہو کر ایمان دار بن جائیں۔

۳۔ ماں باپ اگر کافر ہوں تو ان سے دلی دوستی اور احترام اگرچہ منع ہے تاہم ان کی خدمت، ان کے ساتھ احسان کا برتاؤ اور بحیثیت والدین جو ان کے حقوق ہیں ان کا ادا کرنا جائز بلکہ واجب ہے۔ قرآن کریم میں اس پر صراحت موجود ہے۔

۴۔ ایسے کافر جن کے مسلمان ہو جانے کا امکان ہو ان سے حسنِ سلوک جائز ہے اور سوشل بائکاٹ ان کافروں سے ہے جو اپنے کفر پر اصرار کریں۔

﴿احکام القرآن جلد چہارم ، علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری﴾